منشورِ محمدی

منشور رسولاں ہمہ محتاج بخاتم ؛ باخاتم و منشور محمد ؐ تورّیت بلا توریہ انجیل بتبجیل ؛ گریباں صفت دیرت ہمہ درمحمد

نمبر ۲۴ | مطبوعہ ۲۵ ۔ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۲ ہجری روز سہ شنبہ | جلد ۱۴

اشتہار یہہ اخبار مشتہر و دارد مضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے سالانہ قیمت موصولہ اک محساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیئں

گلزار اخبار

روس و انگلستان کا مقدمہ اب بھی گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل۔

پھر خبر آئی کہ امیر عبدالرحمان خان کو انکے بھائیوں نے قتل کیا۔

حضور نظام کی طلبی پر شاید بغرض نظام یونیورسٹی سید حسن خان بہادر نیلگری پہنچے

سندہ اسلامی کالج کی تائید میں میونسپالٹی کراچی نے پانچہزار سالانہ منظور کیا

بوجہ مداخلت فرانس گورنمنٹ انگریزی مصر سے فوج خالی کرنے پر مجبور ہوئی

حیدرآباد دکن میں بھی توپیں ڈھلنا شروع ہوگئیں۔

انگلستان روس کے خلاف میں چین سے دوستی گانٹھ رہا ہے۔

کبھی کہتے ہیں سواقم میں ترکی فوج رہیگی کبھی فوج اٹلی حقیقت نمعلوم

بمنظوری انگریزی گورنمنٹ۔ فرانس نے ہندوستانی رکروٹ بھرتی کرنا شروع کیا

گورنر مدراس کا نیلگری جانے میں ۳۴۳۴۱ روپیہ سالگذشتہ خرچ ہوا۔

ہندوستان کی جملہ یورپین و دیسی فوج ایک لاکھ ۴۶ ہزار ہے۔

مہدی کی ایک چھوٹی جماعت نے کورٹی پر قبضہ کرلیا۔

کہتے ہیں کہ منصف ثالث کی شرط کو روس و انگلستان نے قبول کرلیا۔ نام منصف نمعلوم

اس خوف سے کہ بوقت جنگ کہیں نہر سوئز بند ہوجاوے انگلستان کیپ کا راستہ درست کررہا ہے

انگریزی پیاسو اخبار میں کہتے ہیں ہر نفسی فرد میرد دکوہ سر رفعت چو زبر آید دمار آید

فغان دلینہ ہمیشہ انگریزی کیمپ پر چھاپا مارا کرتا ہے۔

ایران میں جابجا عیسائیوں کے خلاف جہاد کا وعظ کیا جاتا ہے۔ ج

بقول اخبار انگریزی اس سرحدی جھگڑے میں روس بالکل بازی لیگیا۔

کلکتہ میں مشہور ہے کہ انگلستان نے بیس کروڑ دیکر روس سے صلح کرلی۔

یکم جولائی سے ہندوانگلستان میں پارسل پوسٹ کا سلسلہ جاری ہوگا

کمیشن انگریزی کے افسر روسی شرارتوں سے ایران وغیرہ میں

مہم انگریزی نے مہدی سوڈانی کو خیرباد کہہ کر پیچھا چھڑایا۔

بیان ہے کہ ماہ اگست میں روس سے لڑائی سخت ہوگی۔

ڈیوک آف کناٹ کی ہند سے واپسی کیا جنگ سرحدی کو یقینی بناتی ہے؟

سلطان نواز جنگ کو حیدرآباد سے بدر کرنیکا حکم منسوخ ہوگیا۔

کلکتہ بمبئی مدراس کی حفاظت کے لئے گرانڈیل توپیں ولایت سے روانہ ہوئیں۔

انجیل مقدس از سر نو ترمیم ہوکر ولایت میں چھپ رہی ہے۔

روسی افسر جنگ عظیم کی بسم اللہ ایوب خاں کو آگے رکھ کر کرینگے۔

مہدی کی نسبت جھوٹی بیسچ بربادی بخش خبریں مشتہر ہونے لگیں۔

سندہ کا مجوزہ اسلامی کالج اسی سال میں کراچی میں کھولا جائیگا۔

افغان کمیشن کا کیمپ سوقت ہرات سے ۲۵ میل شمال و مغرب کے طرف ہے۔

انگلستان کو شامل ہے جنگ کیواسطے روم میں رنگروٹ بھرتی کرے

روسی کارخانوں میں راتوں رات بذریعہ برقی روشنی کے کام ہوتا ہے۔

قبول اسلام

حامی دین اسلام جناب محترم صاحب منشور محمدی دام اشفاقہ

تعلیم و تکریم۔ خبر ہے مسلمانان جدید کی مسجد جامع بمبئی سے

دفتر سے نقل کر کے اخبار میں درج کرنے کی غرض سے خدمت

شریف میں روانہ کیا ہوں امید کہ آپ اپنے اخبار سے کسی

گوشہ میں جگہ دیکے اجر جمیل حاصل کریں امین۔

بیانات منشی محمد اسماعیل منہ طولی

محمدی نام	عمر	وطن	نام کفریت	ذات	تاریخ	ماہ و سنہ
رحمت اللہ	۲۵	ہندو شودر	الہ آباد	رگھو	جمعہ	رجب ۱۳۹۲ھ
آمنہ	۲۵	مرثھن	ایولا	بھاگو	ایضاً	ایضاً
سکینہ	۵۰	ڈھیرن	کراچی	ڈھونڈی	ایضاً	ایضاً

جامع مسجد جھجر میں ۱۶ رمی کو کوڑا نگہ نامی ہندو دین اسلام سے مشرف ہو کے اپنے دین باطل سے تائب ہوا نام عبداللہ رکھا گیا۔

بقیہ جواب نبوت محمدی کی تحقیق متعلق نور افشاں نمبر ۴۰

مدارج النبوت جلد ۱ صفحہ ۲۴۶۔ وہم من بعد غلبہم سیغلبون فی بضع سنین۔ الی قولہ لا یخلف اللہ وعدہ۔ وسبب نزول این قصہ قتال کسری و قیصر است و غلبہ کسری و خوش حال شدن مشرکاں بجہت محبت کسری کہ مجوس بود و کتاب نداشت و قیصر نصرانی از اہل کتاب بود و گفتند غالب آمدند برادران ما بر برادران شما زود باشد کہ ما نیز غالب آئیم بر شما پس غالب آمد قیصر بر کسری بعد از ہفت سال و رسالت حدیبیہ و بیرون کردند روم فارس را از دیار ایشاں ایضاً صفحہ ۲۷۲۔ و ظاہر شد در حدیبیہ آیات عظیمہ و فتح

روم و غلبہ ایشاں بر فارس در اں سال و شناختہ شدہ است بودن آں فتح۔ رسول در سورہ روم انتہی۔

ترجمہ تاریخ طبری جلد سوم صفحہ ۳۶۰ از جملہ غلبہ ہائے رسول خدای صلوات اللہ و سلامہ علیہ آں بود کہ ہائے ایوان مدائن دو بار شکست و ہر نوبتی صد ہزار درم راست شد و دیگر دو نوبت پرویز بخانہ اندر شستہ بود تنہا کہ مردی از در خانہ دی اندر آمد و چوبے در دست داشت و او را گفت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیغامبر برحق است و اگر بدو نگری من دین ترا بشکنم و آں چوب را بشکست و آں فرشتہ بود و دو نوبت دیگر ہم چنیں با او گفت و چوں ملک عجم برفت و جملہ روئے زمین و بہ بنا طوس سپرد و رومیاں گرد آمدند و کافراں مکہ بدیں شادی ہمی کردند و می گفتند اہل عجم اہل کتاب نیستند و اہل عجم با ما یکی است و ما نیز از اہل کتاب نیستیم عجم بر روم غلبہ کردند و ما نیز بر محمد و قوم غلبہ خواہیم کرد و آں وقت آمد ایں جنگہا بود و پیغامبر ما صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمی کرد و خلق را بہ خدای تعالیٰ عزوجل می خواند و مسلماناں دو دستاں حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از اں اندوہگیں شدند حضرت خداوند تعالیٰ جل علا بسوئے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آیت فرستاد و قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الٓمٓ غلبت الروم فی ادنی الارض و ہم من بعد غلبہم سیغلبون فی بضع سنین ط۔ (و البضع فی اللغۃ الی عشرۃ) پس یاراں پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شاد شدند و حضرت امیر المومنین

ابو بکر صدیق رض بہ مسجد رفت و ایں آیتہ را بر قریش بخواند
و ابی بن خلف علیہ اللعنۃ گفت ایں چیزے نیست محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروغ می گویند و ہرگز روم
بر عجم غلبہ نخواہد کرد ابن ابو بکر رضی اللہ عنہ گفت من ترا تو
بدیں پیماں بندیم و پیماں بستند تا سہ سال و پیغامبر
ما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازیں حال آگاہ شدند و با
ابو بکر رض گفت سہ سال عہد مبند کہ بضع از سہ سال است
تا دہ سال امیر المومنین ابو بکر رض برفت و گرد افزوں
کردہ موعد را تا ہفت سال معین کرد و رسول خدای ص
با ابو بکر رض گفت فی الخط ابعد فی الاجل پس اجل تا نہ
سال کردن و حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پنج سال در مکہ بود پس بمدینہ رفت چوں دہ
سال برین گذشت روم بر عجم غلبہ کردند و ملک روم
از دست عجم شد و باز بہر قل افتاد پس قیصر با پرویز
صلح کرد و بر روم باز گشت و خدائے عزوجل فرمود -
ویومئذ یفرح المومنون بنصر اللہ ط و معنی ایں آیت
چنیں ست چوں روم بر تر سایاں غلبہ کردند مومناں
شاد شدند از بہر آنکہ کافراں قریش را دل شکست
و بداں ایام کہ روميان غلبہ کردہ بودند کافراں
سیاہ ببدر آوردہ بودند و چوں ایں خبر بشنیدند
غم گیں شدند انتہی -

یہاں سے چند باتیں مستنبط ہوئیں - اول روم بمقابلہ
ایران کی اوسوقت ایسا کمزور ہو گیا تھا کہ کوئی وجہ
روم کی غلبہ پانے کی نہ تھی -

دوسری کفار و مومنین ہر ایک کو قبل از نزول آیۃ
شرعیہ بالکلیہ یقین حاصل تھا کہ اب روم غالب نہ ہوگا کیونکہ
اہل الرائے سے رائے میں کوئی خیال غلبہ روم کا متمکن
نہ ہوتا تھا -

تیسری بعد نزول آیۃ شریفہ مذکورہ کے بھی کفار یقین
رکھتے تھے کہ ایران مغلوب نہ ہوگا اور آنحضرت کو اس
امر میں سچا نہ جانتے تھے اور مومنین کو بباعث صداقت کلام
الٰہی کلیۃ یقین حاصل ہو گیا تھا -

چوتھی - رئیس منکرین ابی بن خلف نے اپنی ظن قوی کی
لحاظ اور روم کی ضعف سے باعث حضرت ابی بکر رض کو
بشرط ظہور غلبہ روم ایک سو شتر دینا کئے تھے جس سے صاف
روشن ہے کہ کسی اہل رائے کا خیال و رباب غلبہ روم کے
نہ تھا - اور نہ اوسوقت کے منکرین نے مثل مہیب صاحب
کے آنحضرت پر رائے بیان کرنے کی تہمت لگائی تھی -

پانچویں - ابی بن خلف سے جب حضرت ابی بکر رض نے تین سال
کی شرط و رباب غلبہ روم مشروط کی اور آنحضرت کو اسکا
علم ہوا تو فوراً آپ نے فرمایا کہ ای ابو بکر رض تم نے شرط
غلط ٹھہرائی ہے کیونکہ روم سالوں میں غلبہ پاتے ہیں
پس سات سال کی شرط قایم کر و اس لئے حضرت ابو بکر
نے مکرر سات سال کی شرط ابی بن خلف سے مشروط کی
اور اوس نے اسی شرط پر سو اونٹ دینی ٹھہرائے چنانچہ
اسی تاریخ معینہ پر بموجب پیشیں گوئی جناب رسالت
مآب کے روم کو غلبہ ہوا اور سب اہل رائے دیکھتے
رہگئے پس منصفین انصاف فرمائیں کہ ایسی مضبوطی کی
ساتھ کوئی اہل عقل دس برس پہلے ایسا دعوی کر سکتا ہے
چھٹی اسی پیشیں گوئی میں ایک اور پیشیں گوئی بیان

ہوی یعنے ویومئذ یفرح المومنون بنصر اللہ یعنے جسدن رومی
ایران پر غالب ہوگا اوسدن مومنین بہی خدا کی نصرت
وہی پر خوش ہونگے چنانچہ یہ بہی خبر پوری پوری واقع
ہوئی کہ جس ایام میں رومی ایران پر غالب آیا اوسی
ایام میں مومنین باوجود جماعت قلیل وضعیف سے مقام
بدر میں لشکر کثیر وجرار کفار پر غالب آئے اور مومنین
کی غلبہ پانے کا بھی سوائے قدرت ونصرت الہی کے کوئی
ظاہری اسباب نہ تھا کہ اتنک کسی قسم کا عروج مسلمانوں
کو نہ ہوا تھا وقت مقابلہ کفار سے جماعت مومنین میں
تین سو تیرہ آدمی جن میں ستر شتر اور تین گھوڑے اور
باقی سب پیادہ تھے ۶ زرہ ۸ شمشیر اون کے پاس
سامان جنگ تھا اور لشکر کفار ۹۵۰ نفر تھا منجملہ انکے
۷۰۰ شتر اور ایک سو اسپ تھے یہہ سب سوار و پیادہ زرہ
پوش تھے اور سامان جنگ ان کی سانہ تہا مگر خدا نے
اسی قلیل جماعت کے ساتھ مومنین کو فتحیابی دی اور
یہی فتح قوت اسلام کی بیخ و بنیاد تھی اور کفار کو ہمیشہ
کے لئے تباہی و خواری کا سامان اسی واسطے فرمایا گیا
ویومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ۔

ساتویں یہہ کہ بعد از غلبہ روم کفار عرب منکر و شکستہ
دل ہوگئے تھے اور باعث اوس کا آنحضرتؐ کی اخبار غیب
کی تصدیق تھی۔

آٹھویں رومی اپنی فوج و سپاہ کی قوت سے غلبہ نہیں پایا
بلکہ آنحضرتؐ کی دعا اور وعدہ خدا کی برکت سے (جو دربارہ
نصرت روم تھا) رومی کو کامیابی حاصل ہوی کہ ایران
کے امرا ایران سے باغی ہوکر۔ روم کی اطاعت میں آگئے

وہ یہہ باعث غلبہ روم کا ہوا۔

پس کون عاقل ہے کہ ایسے خبر کو (جسکا واقع ہونا ہر ایک
عقیل و فہیم کے نزدیک غیر واقع تھا) مجمول برائے نفی
کرے اور خدا و رسول سے ذرا نہ شرماوے۔

قولہ جن صاحبوں کو پیشیں گوئیوں کی زیادہ تحقیقات
منظور ہو پادری عماد الدین صاحب لاہز کی کتابوں
میں ملاحظہ فرماویں مجہ کو اس پرچہ اخبار میں زیادہ لکھنے
کی گنجایش نہیں ایک دو بطور نمونہ کی لکھدینا ضروری
سمجھتا ہوں۔

اقول ہم کہیں پیچہے لکھ آئے ہیں کہ مدرس صاحب سنی سنائی
بیہودہ باتیں لکھتے ہیں سو ہمارا خیال صحیح نکلا کہ آپ
عماد الدین صاحب کی تحریرات مزخرفات سے استدلال
کرتے ہیں حالانکہ عماد الدین صاحب کی تحریر خود پادریوں
اور اہل علم مسیحیوں کے نزدیک بھی بجز یاوہ گوئی اور
اناپ شناپ کے اور کچہ نہیں۔ چنانچہ پادری رجب علی
صاحب اظہار عیسوی کی ریویو مطبوعہ ۱۸۸۳ء وغیرہ
۲ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۸۶۸ء میں ہمارے معزز بھائی
پادری عماد الدین نے ہدایت المسلمین جس نیت سے لکھی اوسکا
بیان کرنا ہم اس مقام پر نامناسب سمجھتے ہیں پادری
صاحب نے بڑا زور و شور دکھایا اور اگرچہ بوجہ نادانستہ
زبان انگریزی قسیسین انگریزی سے بھی مدد لی جیسا کہ
ہدایت المسلمین کی عبارت سے ظاہر ہے مگر قطع نظر اہل
حق و انصاف اہل اسلام کی خود محققین عیسائیوں کے
نزدیک بھی کچھ وقعت نہیں رکھتی اور جہاں کہیں
برائے نام کچہ لکھا ہے وہ بالکل غلط اور سر و پا لکھا

ہے جن لوگوں کی حکیمانہ خیالات ہیں وہ ہدایت المسلمین
کی شان دار نام کو ایشیائی گپ سے زیادہ نہیں سمجھتے کیونکہ
ایشیائی ان ترانیوں کا اب زمانہ نہیں ہے انتہیٰ۔
اور اسی طرح سے پادری لکا جیون مبشر ہوشیارپور اور
شیر سنگھ صاحب منصف وسوہیہ ضلع ہوشیارپور اور سی
اظہار عیسوی کی ریمارک مطبوعہ ۱۸۹۲ء میں ہدایۃ المسلمین
کو بے وقعت و بے اعتبار سمجھتے ہیں جس سے عماد الدین
صاحب کی غلط فہمی و جہالت نمایاں ہوتی ہے۔
پھر پادری رجب علی صاحب مذکور ایڈیٹر اخبار مفید
امرتسر ریمارک رسالہ انفصال ولادت مسیح مطبوعہ ۱۸۹۲ء
میں لکھتے ہیں کہ ہماری مشکلیں سوائے پادری تھاکر داس
صاحب پسر پادری سکے سب فارسی اردو داں عربی
خواں عیسائی کج بحثی کیا کرتے ہیں۔ اس قول سے معلوم
ہوا کہ عماد الدین کیا سب اردو کے چھوٹے بڑے بجز
پادری تھاکر داس صاحب کے کج بحثی کرتے ہیں اور مجیب
صاحب تو نہ مشکلیں میں سے ہیں نہ سامعین میں سے
وہ تو کچھ بھی نہیں۔
باوجود یاوہ گوئی و کج بحثی عماد الدین لاہز کی اول
سے ہر ایک کتاب کا جواب علماء محمدی سلمہم اللہ نے
بڑی دھوم دھام سے کئی کئی بار دیدیا ہے پس لیسے
بیہودہ سند سے دلیل پکڑنا محض جہالت ہے یہاں
چند کتابوں کی (جو اس وقت محفوظ خاطر ہیں) فہرست
لکھدینا مناسب سمجھتا ہوں۔ پیغام محمدی جواب نیاز نامہ
صفدر علی تکمیل الادیان جواب نیاز نامہ ایضاً۔
مرأت الیقین جواب ہدایت المسلمین ساطع البرہان جواب

اقتراضات عماد الدین بر قرآن دفع التلبیسات جواب
تاریخ محمدی و تقلیبات عماد الدین براہین قاطعہ رد
عقائد باطلہ عیسائیاں ہدایت المسلمین پر جواب طلب
گفتگو یہ سب تصنیف جناب مولوی محمد علی صاحب کانپوری
عقوبت الضالین مصنفہ جناب مولوی سید ابو المنصور
صاحب جواب ہدایت المسلمین تنزیہ الفرقان تصنیف
جناب سید محمد صاحب جواب ہدایۃ المسلمین بحق واحدی
جواب نغمہ طنبوری عماد الدین وغیرہ صدہا کتاب
عماد الدین و صفدر علی وغیرہ کی جواب میں برسوں
سے طبع ہو کر اکناف عالم میں مشتہر ہیں مگر کیا عماد الدین
و صفدر علی نے جواب دیا حالانکہ زندہ موجود ہیں اور
انپر جواب دہی کا تقاضائے شدید ہے مگر جو کچھ مایہ تھا
اوس کو تو پہلے ہی کھو بیٹھے اب جواب کیونکر دیں۔
پس بڑی بے غیرتی ہے کہ پھر عماد الدین کی سند حوالہ
کرتے ہو۔
علاوہ اس کے مومنین پر مرتدین کی بات کب حجت
ہو سکتی ہے آپ کو مناسب تھا کہ کسی کتب اسلامیہ سے حوالہ
دیتے تاکہ حجت ہوتی جیسا کہ ہم ادنی ادنی بات میں
تمہاری کتب مسلمہ سے ثبوت دینے میں ورق سے
ورق سیاہ کر ڈالتے ہیں۔
قولہ دوسری شرط عمدہ تعلیم ہے کہ انبیاء سابق کی
خلاف نہو وہ بھی دیکھئے کہ کیا عجیب و غریب تعلیم ہے
جس کو سن کر کیسا ہی بیوقوف کیوں نہ ہو صاف
کہدیگا کہ یہہ تعلیم خدا کی طرف سے ہونا کیا معنی انسان
بھی ایسی ناقص تعلیم نہیں دے سکتا۔

اقول آنحضرتؐ کی وہ عمدہ تعلیم ہے کہ انبیاء سابق سے جب وہ پوری نہ ہو سکی تب آنحضرتؐ نے انہیں تعلیمات الٰہی کو رونق دی اور تکمیل کو پہونچایا چنانچہ حضرت مسیح نے بھی دنیا سے کوچ کی وقت اپنی سب شاگردوں کو جمع کر کے فرمایا کہ یہ لوگ مجھپر ایمان نہیں لائے حضرت محمد رسول اللہ جب آویں گے تب اس کام کو پورا کریں گے کیا آپ مسیح کی بات بھی نہ مانیں گے مگر جب تم انبیاء سابق کی تعلیم سے منکر اور برخلاف احکام انبیاء سابق و فرمان الٰہی کی کمربستہ ہو تو یہ کفر بکنا آپ کا کوئی تعجب انگیز امر نہیں ہے کہ آنحضرتؐ نبی تو کیا انسان بھی نہیں تھے ناظرین خیال فرمائیں کہ نبی قوم انسان سے کیا باہر ہوتا ہے ہاں مجیب صاحب اور ان کی پیروں اور گروؤں کی اصطلاح میں نبی خدا کو کہتے ہیں اور خدا انسان نہیں ہم بعد ختم مضمون کے اس مقام پر جداگانہ گفت گو کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

اقول آنریبل سید احمد خاں صاحب بہادر اگر تعلیم الٰہی پر ناز کرتے ہیں تو کیا بے جا کرتی ہیں ہاں وہ اگر مسیح کی گوشت و خون کھانے بسکٹ چبانے پانی کا چھینٹا دینے مسیح کو معاذ اللہ ملعون کہنے پادریوں کی مستورات سے گفت پت کرنے بندہ کو خدا بھیرانے ایک کو تین تین تین کو ایک بنانے مسیح کے سر پر ساری دنیا کی گناہ رکھی جانے کا قرار کرتے اور ان واہیات کو تعلیم انبیاء سابق

بتانے تب کہیں آپ سے نزدیک اور کھانا نماز واجب قرار بجا ہوتا مگر یاد رکھو کہ اہل حق حق گوئی سے کبھی باز نہیں ہوتے۔

قولہ من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ وان زنی وان اسرق علی رغم انف ابی ذر۔ ترجمہ کہا محمد صاحب نے کہ جو کوئی کہی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہشت میں داخل ہوگا اگرچہ وہ زانی اور چور بھی ہو ابی ذر کی ناک پر خاک ڈالکر بھی بہشت میں داخل ہوگا۔ اب دیکھئے کیا عمدہ تعلیم خدا پرستی کی ہے کہ چاہے زنا کرے خواہ چوری کرے مگر یہ کہے کہ سوائے خدا کی کوئی معبود نہیں ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

اقول سخن چیں را تواں نیم چارہ کرد۔ کہ تا من خود نگویم او چہ چیند۔ ولے از مفتری نتواں برآمد کہ او از خود سخن می آفریند۔ اپنی دل سے ایکبات تراش لینا جیسا مدرس صاحب میں ہے وہ کسی میں فروش دینا خر میں نہ ہوگا اور یہی قوی وجہ ہے کہ کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیتے اور اگر ضرورتاً حوالہ دیتے بھی ہیں تو فقط یہہ کہ کتاب کا نام لکھدیا یا اوس کی جگھہ اسکی مصنف کا تا کہ کوئی دیکھہ کر مدرس صاحب کو مفتری و کاذب نہ سمجھے المؤلفہ۔

تو نے ہر چند ہی بنائی بات۔ پر کہیں چھپتی ہی چھپائی بات
ہاں اتنی دقت ہم کو ضرور ہوتی ہے کہ مجیب صاحب کی بات واہیات کی تلاش میں تین تین چار چار شب و روز ضائع ہو جاتے ہیں اب سید احمد خاں

صاحب کی تصانیف بہت ہیں نہیں معلوم اون کی کس
تصنیف سے آپ یہ حدیث نقل کرتے ہیں جو دیکھ لیا
جاوے کہ صاحب ممدوح اسکی شرح میں کیا لکھتے ہیں
خیر ہم اس مطالعہ کو چھوڑ کر التماس کرتے ہیں کہ آپ
نے جس طرح حدیث کا ترجمہ کیا آپ اوس پر بھی قایم
نہ رہے اور اس کے نکات پر ہدایات کا سمجھنا تو
آپ سے ممکن نہ تھا مگر افسوس ہے کہ اردو لکھ کر پھر
اس کو الٹ دیا کیا ترجمہ حدیث سے جو خود تم نے
لکھا یہی مطلب نکلتا ہے (کہ چاہے زنا کرے یا چوری
کرے اوس سے مواخذہ نہیں) کیا الفاظ (اگرچہ) اور
(چاہے) اور (نہ ہو) اور (کرے) کا ایک ہی مطلب ہے
ناظرین تکلیف فرما کر اگر عربی داں ہیں تو الفاظ عربی
کو اور جو صاحب اردو خواں ہیں وہ ترجمہ حدیث
کو اور اوس پر مجیب صاحب کی اعتراض کو ملاحظہ فرما
لیں اور دیکھیں کہ مجیب صاحب کیسی نئی خلقت کے آدمی
ہیں الفاظ عربی پر بحث کرنا بمقابلہ مجیب صاحب کے
میں اپنی تضییع اوقات سمجھتا ہوں صرف اوسکا اردو
ترجمہ ہی صاف صاف تعلیم حقانی کی تعلیم کرتا ہے کہ
جو شخص غیر معبودوں کو چھوڑ کر اللہ کی طرف رجوع
لاوے اور اوس کا اقرار کرے اگرچہ اوس نے زنا
کیا یا چوری بھی کی ہو داخل جنت ہوگا کیونکہ یہی
اشد گناہ ہیں مگر اللہ پر ایمان لانے سے یہہ بھی معاف
ہو سکتے ہیں اور خدا کا اقرار کرنا ہی نہیں کہ فقط
زبان سے کہنے ہی سے نجات ہو جائیگی حاشا و کلا
یہہ نہیں بلکہ تا وقتیکہ اوس کی اوامر و نواہی کی
پابندی نہ ہوگی خدا کا اقرار متصور نہ ہوگا چنانچہ کتب
تفاسیر و حدیث و فقہ و اصول فقہ سب اس پر ناطق ہیں
اگر فقط خدا کو زبان سے ایک کہنے میں نجات ہوتی
تو یہود و جو اب تک خدا ایک جانتے ہیں قرآن و حدیث
میں کیوں کافر کہے جاتے اب سمجھو کہ جو خدا
پر ایمان لاویگا وہ چوری و زنا جنکی احادیث و
قرآن میں سخت ممانعت کی گئی اور جن کی مرتکب کو
سخت عذاب کا وعید فرمایا گیا کیونکر کریگا اس حدیث
میں زانی و سارق کو راہ نجات پر آمادہ کیا گیا ہے
تاکہ اپنی بدکرداری کی باعث خدا کی رحمت سے ناامید
نہو مدرس صاحب نے اپنی سوء فہمی و ناعاقبت اندیشی
سے مطلب نکالا کہ خدا کو ایک کہہ کر چوری و زنا کیا کرو
ہاں یہ بات ضرور ہے کہ زانی و چور خدا پر ایمان لانے
سے نجات پا سکتا ہے یہہ مطلب نہیں ہے کہ خدا پر ایمان
لانے کے بعد چوری و زنا کیا کرو اور یہہ بھی سب
خاص و عام پر ہویدا ہے کہ تمام انبیاء گنہگاروں
بدکاروں کے لئے راہ نجات بتانے کو مبعوث ہوئے
اور مسیح علیہ السلام کا خود یہہ دعوی (جسکو مدرس
صاحب پہلے خود لکھ چکے ہیں) ای بدکارو تھکے ماندو
میرے پاس آؤ میں تم کو نجات دونگا اور سوائے
اسکے اور بہت کلمات جو اناجیل میں وارد ہیں
اسبات کی صداقت دیتی ہیں کہ گو کیسا ہی سخت
گناہ آدمی سے سرزد ہوا اور اس کے بعد تائب ہو کر
خدا پر ایمان لاوے تو خردہ شخص مستحق نجات ہے
اور اس کی نجات میں کوئی کلام نہیں ہاں اگر کوئی

اس تقریع پر گناہ کیا کرے کہ خدا پر ایمان لانے کے بعد سب معاف ہو جاوینگے اسکی نجات میں کلام ہے اور یہہ تعلیم قرآن کی ہے نہ کسی حدیث کی نہ اوس حدیث پیش کردہ کی اگر چور و زانی شریعت اسلام میں معاف کیا جاتا تو پھر حدود کیوں جاری ہوتے کسی بے علم جاہل مسلمان ہی سے (جسکو علم قرآن و حدیث و فقہ نہیں ہے) پوچھ لینا تھا کہ چور کی کیا سزا ہے وہ بتا دیتا کہ دس روپیہ کی سرقہ پر داہنا ہاتھ کٹتا ہے پھر دریافت کر لینا تھا کہ زانی کی کیا سزا ہے وہ سمجھا دیتا کہ صاحب زوجہ سنگسار کیا جاتا ہے اور جسکی زوجہ نہیں اسکی سو درّے مارے جاتے ہیں اب دیکھئے کہ ان کاموں کی تعلیم تو درکنار رہی جس شریعت میں مجرمین کو ایسی سخت سزائیں ملتی ہیں اونمیں ہرگز ایسے کریہہ کام نہ ہونگے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ یہ تو برکت تعلیم و تسلط دین عیسوی[1] کی ہے کہ علانیہ زنا ہوتا ہے اور زانیہ خود مختار ہوا اپنے شوہر کو جواب صاف دے بر سر بازار یا چوک میں مکان کرایہ پر لے سلسلہ تثلیث قایم کر دیتی ہے اور زانی بڑی تفاخر سے عشاء ربانی میں مشغول ہوتے ہیں نعوذ باللہ منہ اس آزادی زنا میں جو دین عیسوی کی بدولت حاصل ہماری قوم کی جاہل مسلمان بھی مرتکب جرائم شدیدہ ہوتے جاتے ہیں کیونکہ خوف سزا جسکے ذریعہ جرم سے بچنا یقینی امر ہے اب نہیں رہا۔

قولہ یہاں پر مجھکو کہنا روا ہے کہ یہہ بہشت بھی وہی بہشت ہے جسمیں حور و قصور غلمان کا ہونا ضرور رہے نہ وہ بہشت جسکا ذکر موسی نے کیا اور اور انبیا نے جس کی خبر دی۔

اقول یوں تو ہر ایک سے وہ خلق سے پیش آتا ہے
لیکن ہم سے نہ کبھی اسنے کبھی پیار کی بات

اگر حضرت موسی اور دیگر انبیاء نے جنت کی مفصل و مشرح من و عن کیفیت نہ لکھی تو اس سے کیا وجود جنت مفقود ہو گیا اور جن باتوں کا بائبل میں بیان نہیں ہوا ہے اور اب وہ موجود ہیں یا پہلے سے موجود تھے کیا وہ باتیں نا راست اور غیر واقعی ہیں ہاں ملحدانہ طور سے کہدو کہ جنت وغیرہ کا حال جسقدر موسی و دیگر انبیاء نے کیا ہے اوسی قدر صحیح ہے اور باقی بعد موسی و انبیاء دیگر کے جو کچھ جنت اور سوائے جنت کے دیگر اشیا کی کیفیت معلوم ہوی وہ سب غلط اور غیر واقعی ہے تو ہم اسمیں بھی خوش ہیں کیونکہ ناظرین نور افشاں کو بھی یقین کلی حاصل ہو جائیگا کہ واقعی تم کسی دین آئیں میں نہیں کیونکہ علاوہ کتب عہد عتیق کی مکاشفات یوحنا ہی میں اکثر ایسے واردا توں اور اثباتوں اور ممکنات و موجودات کا بیان ہے کہ موسی و دیگر انبیاء علیہم السلام نے ان کی اصلا خبر نہیں دی بطریق ایجاز ایک ہی نظیر بیان کرتا ہوں۔

باقی آیندہ

---

[1] حاشیہ کلا دین عیسوی کی یہ تعلیم نہیں تھی یہ پادریوں کی تعلیم کا اثر ہے اور دین عیسوی کی تعلیم و تسلط اس نظر سے کہا گیا کہ پادری داعیان دین عیسوی ہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ تعلیم دین عیسوی کے ناکمل ہونے سے یہ خرابیاں کا بدہیں انہیں باتوں کی تکمیل کے لئے آنحضرت مبعوث ہوئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲۔

روس کی انگریزوں سے لڑائی

یہہ بات ہمارے ناظرین سن چکے ہیں کہ روس کے زور اور جوش سے مغلوب ہوکر انگلستان نے قرین مصلحت سمجھا ہے کہ پنجدہ کا افغانی علاقہ روس کو دیدیا جاے اور امیر عبدالرحمان خاں نے بھی مناسب نہیں سمجھا ہے کہ اس دور افتادہ سرحدی مقام کے واسطے روس کی جرار فوج سے لڑائی کیجاے اب سنئے کہ کابل سے مقید امیر یعقوب خاں صاحب کی اسبارہ میں کیا راے ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر پنجدہ دے دیا گیا تو اس سے امیر اور برٹش گورنمنٹ دونوں کو نقصان عظیم پہونچیگا کیونکہ یہ ایک ایسا مقام ہے کہ جس کے قبضہ میں ہوگا اس کے اختیار میں شمال و مغربی سرحد افغانستان اور سیدھی راہ ہندوستان کی رہیگی اس کے ساتھ ہی یہہ خبر سننے میں آئی ہے کہ روسی فوج قلعہ مورکو بڑھی جو پنجدہ سے بھی چوبیس میل آگے ہے اور یہاں سے وہ مرو چاک کو راستہ بنائے ہیں ایک روسی وکیل اسبارہ میں لکھتا ہے کہ حقیقت حال یہہ ہے کہ روس کی خواہش صرف پنجدہ میں رہنے سے پوری نہیں ہوسکتی بلکہ اسکا مصمم ارادہ اس دشت سے طے کرنے کا ہوگا کہ جو ہرات اور پنجدہ کے درمیان واقع ہے میری راے میں پنجدہ پر قبضہ کرنے سے ہمارا خاص منشا یہہ ہے کہ ہم سرحد ایران و افغانستان و بلوچستان و خلیج فارس سے متصل ہو جائیں مشہد کی تار برقی میں ذکر ہوا ہے کہ افاغنہ کی حالت کیقدر تشویشناک ہے وہ لڑنے بھڑنے کو ہی زیادہ ترپسند کرتے ہیں اور منتظر ہیں کہ دیکھئے انگلستان کیا کرتا ہے اور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کی کیا حکمت عملی ہے غرضکہ وہ بغیر عوض لئے خاموش نہ رہینگے اور جب تک وہ خوب نہ پیسے جائینگے مزدور بدلہ لینگے۔ یہ بھی خبر آئی ہے کہ روسی افسروں نے شاہ فارس کو تنگ کرنا شروع کر دیا اور اس ملک کے سرحدی علاقہ کنکورہ ان کے باشندوں کو کہا ہے کہ تم لوگوں کو ایرانی سرحدی حکام سے جو شکایتیں ہوں پیش کرو روسیوں نے جب کبھی پیشقدمی کی یہی طریقہ اختیار کیا ہے کہتے ہیں روسیوں نے شاہ کیجلاہ سے اجازت چاہی تھی کہ اگر انگلستان سے جنگ ہو تو ہم آپ کی عملداری سے فوج اور سامان جنگ و رسد وغیرہ لیجاسکیں لیکن ایران نے خاموشی سے سانہ اس فروخت سے انکار کیا اور اب جبکہ ایران کی دوستی انگلستان سے ظاہر ہوئی تو روس نے ایران کی خرابی پر کمر باندھ لی۔ ہرات کے قلعہ بندی کے واسطے سنتے ہیں کہ تین انگریزی افسر نامزد کئے گئے اور اس خبر سے بھی روس میں سخت مخالفت پیدا ہوگئی ہے۔ کہتے ہیں کہ اسبات کو روسی گورنمنٹ ہرگز پسند نہ کریگی کیونکہ اس سے یہہ ثابت ہوگا کہ گورنمنٹ افغانستان ہرات سے مستحکم کرنے سے روس کو دھمکی دیتی ہے روسی بڑے جوش و خروش سے پکار رہے ہیں کہ بڑھکر ہرات پر قبضہ کرنا چاہیے بقول ایک انگریزی اخبار کے شہنشاہ روس نے بہت سے تمغے جنگ اور ان پنجدہ کے لئے بھیجے ہیں اور

جنرل کمروف کو لکھا ہے کہ جو افسر قابل تمغے کے ہیں انکی رپورٹ کرو ایک روسی اخبار لکھتا ہے کہ فوراً ہرات پر قبضہ کرلو۔ دوسرا کہتا ہے کہ پنجدہ پر ہمنے جو افغانوں کی مناسب گوشمالی کی ہے اس سے علاقہ مذکورہ کی تمام فوجی حالت بدل گئی ہے۔ اور اب روس کو اختیار ہے کہ جس مقام پر مناسب جانے قبضہ کرے۔ ایک اخبار میں یہ حیرت بخش اور بظاہر ناقابل یقین خبر مشتہر ہوی ہے کہ روسیون نے ایک سرنگ لگائی جو گورنر ہرات کے محل تک پہنچ گئی تھی ۲۸ اپریل کو صبح کے وقت گورنر کی بی بی جناب عائشہ کو کچھ کھٹکا معلوم ہوا زمین کو کھودا بارود بچھی ہوی تھی گورنر ہرات نے اتنی آگ لگادی اور ایک لمحہ میں جتنی فوج سرنگ کے اندر تھی ہلاک ہوگئی روسی اخبارات کے منھ زوریاں بدستور جاری ہیں بقول اخبار وارسا روسی گورنمنٹ نے ہرگز یہ اقرار نہیں دیا کہ وہ ہرات پر قبضہ نہ کریگی ایسا اقرار وہ کیوں دیوے ہرات ہی تو ایک مقام ہے کہ جہاں سے ہم ہندوستان میں انگریزوں کی ناک مڑور سکتے ہیں اور پیشتر اس سے کہ انگریزی فوجیں افغانستان میں داخل ہونے کا قصد کریں۔ ہم اسپر دھم سے قبضہ کرسکتے ہیں اور اس کو بخوبی محفوظ رکھ سکتے ہیں ہماری فوجوں سے جو نقصان اور صدمہ ہندوستان کو پہنچیگا اس کے سامنے وہ نقصان بالکل بے حقیقت ہے جو صدود وی تجارت سے ہمکو بھگتنا پڑے گا خاص

دارالسلطنت روس سے ایک نامہ نگار لنڈن کے اخبار ڈیلی نیوز کو لکھتا ہے کہ روسی گورنمنٹ کو سلطان روم نے صد قتل سے سات یقین دلایا ہے کہ درصورت جنگ درمیان روس و انگلستان کے وہ کسی انگریزی جہاز کو بحیرہ اسود میں نہیں گذرنے دینگے سلطان نے یہہ بھی کہا ہے کہ اگر ضرورت معلوم ہوئی تو ڈارڈنلز کا راستہ بھی چند گھنٹوں میں بند کردیا جاویگا روس میں خاص و عام کو یقین ہوگیا کہ جنگ اب نہیں رکیگی اور ہر طرح اسکی تیاریاں جاری ہیں اور تشویش پیدا۔

روسی اخبار بیان کرتے ہیں کہ انگریزوں کی بحری طاقت برائے نام مشہور ہے اور ہمارے جہاز ہر قابل ہیں کہ ان کا خوبی سے مقابلہ کریں افغانوں کی شکست نے روس کے جوش میں تیل کا کام دیا وہ خیال کرتا ہے کہ افغان چیز ہی کیا ہیں اور ان سے انگریزوں کے معزز سلوک کو وہ انگلستان کی کمزوری پر محمول کرکے نتیجہ نکالتا ہے کہ جنرل کمروف بہت جلد افغانستان کے جگر میں داخل ہوگا وسط ایشیہ میں علیخانوف اور کمروف کی شریر حرکتیں جاری ہیں دریاے تجند کے بند ٹوٹنے سے روسی پیشقدمی میں خلل آیا گورنمنٹ انگریزی کو ایوب خاں کی اور کوئی خبر ابتک معلوم نہیں ہوی افواہ ہے کہ وہ فاریوں کے اغواض سے جنرل کمروف کے ساتھ ملنے گئے ہیں دانستہ میں یہ خبر مشہور ہے کہ ایوب خاں حسب سند عار روسیوں کے گرفتار

سے گئے نہ اس نیت سے کہ وہ بھاگنے نہ پائیں بلکہ اگر
روس و انگلنڈ میں جنگ ہو تو افغانستان کے کسی
فریق سے سردار بنیں روسی اخبارات یہہ بھی تحریر
کرتے ہیں کہ اثنا جنگ میں وہ تمام رستے بند ہو جائینگے
جو انگلستان کو ہندوستان سے ملاتے ہیں اور اسکا بندوبست
سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو لیا ہے جرمنی اور فرانس کے
اخبارات بھی انگلستان کے خلاف میں نہایت سخت
لکھ رہے ہیں ولایت سے خبر آئی کہ افغانوں نے روسی
فوج سے ایک کالم کو شکست دیکر ایک ہزار سپاہی قتل
کئے بعضوں ڈاک ولایت روس میں جنگی تیاریاں
سرتوڑ جاری ہیں اور بیشمار فوج جنگ کے واسطے
بیس ہو رہی ہے یہانتک کہ چالیس یوم میں دو لاکھ
فوج میدان میں آنے کے قابل ہو جائیگی بحیرہ اسود
میں قلعبندی کے کام سرعت سے جاری ہیں اڈیسہ
کی تمام دیسی فوج تعداد میں تیس ہزار کو جنگ کی تیاری
کا حکم دیا گیا ہے روس نے روم کو کہا ہے کہ اگر انگلستان
کا ساتھ نہ دوگے تو قارص کے علاقہ سے علاوہ بلقان
میں بھی اپنی فوج رکھ سکوگے روس چاہتا ہے کہ باسفورس
پر قبضہ کرے سلطان روم نے بہت سے روسی افسروں
کو تمغے اور خطاب عطا کئے کہتے ہیں کہ روم اوسی
کی مدد کریگا جو بڑھکر بولی دیگا اور لندن میں انگریزی
جہازوں کی موجودگی کے باعث روسی تارپیڈو
نہیں لگ سکتے ستر لاکھ سکہ طلائی روبل روس وسط ایشیہ
میں بھیج چکا تا جنگی کارروائی کے لئے صرف ہو اور
روسی لوگ یہہ ثابت کرنے کے درپے ہیں کہ امیر کابل

لہنیں کا دوست ہے روس کے پاس جنگی جہازوں
کے واسطے کوئلہ ندارد ہے انگلستان نے بندوبست
کیا ہے کہ ضرورت کے وقت ایک لاکھ ٹن کوئلہ
ہندوستان کی حفاظت کرینگے سینکڑوں جنگی جہاز
اور آبدوز انگلستان نے تیار کرائے اور
دنیا میں جہاں کوئی عمدہ جہاز ملتا ہے وہ جھٹ اسکو
نقد قیمت یا معقول کرایہ پر خرید لیتا ہے اسکی کارروائی
چپ چاپ ہو رہی ہے اور اسمیں ایسی احتیاط اور مخفی
برتی جاتی ہے کہ ایک کان کی خبر دوسرے کو نہیں ہوتی

ہمارے ہمعصر اخبار عام لکھتے ہیں کہ ہماری سرکار نے
سرحد کی حفاظت اور قلعبندی کے لئے کثیر مصارف کی
وجہ سے مجبور ہوئی ہے کہ افسران سررشتہ ہائے مختلفہ
کو بہر نوع تخفیف کی تاکید کرے پس سرحد ہندوستان
پر مصارف کی گرم بازاری بہتوں کو رزق مار کے
دھمکی دیرہی ہے اور اسمیں کچھ شبہ نہیں ہے کہ
انگریزی انتظام کے حیرت بخش کاروبار میں سب سے
زیادہ ششدر کرنے والا طریقہ تخفیف کا مروجہ قاعدہ
ہے جسمیں چھری اگر پھرتی ہے تو ان لوگوں پر جو اگر سو
یا ہزار بھی قربان کئے جاویں تو ضرورت سے پہاڑ میں
رائی بھر سے بھی کام نہ دیسکیں اگر کسی محکمہ میں ہزار
روپیہ کی تخفیف منظور ہے تو وہ دو سو چپراسیوں اور
چھوٹے کلارکوں کو موقوف کرکے کارخانہ کی معیشت
اور رونق کو تباہ کر دینگے لیکن ایسا کبھی منظور نہ
کرینگے جو شخص سینکڑوں کی تنخواہ پاکر کام سوا

تخفیف کرنے کے کچھ نہیں کرتے ان کو نوٹس دیکر یکقلم علیحدہ کردیں ہم یہہ کہنے کی جرات کرتے ہیں کہ اس قسم کا ردّ و بدل نہایت ہی خلاف انصاف خلاف دور اندیشی اور خلاف مصلحت ہے۔ اگر گورنمنٹ کو واقعی تخفیف کی ضرورت تھی تو اسکی گنجایش معقول اور مرنجاں و مرنج کئی صورتوں سے نکل سکتی تھی پنجاب گورنمنٹ اور مدراس بمبئی وغیرہ اگر اسی سال اسی تخفیف کی وجہ سے شملہ و نیلگری وغیرہ جانے سے باز رہتے تو کئی لاکھ روپیہ جو اس ترتیب میں ہوا ہو جاتا ہے یکلخت بچ جاتا اور اس رقم سے اتنا کام نکلتا جو شاید محکموں میں تخفیف کرنے سے پورا نہ ہوتا۔

دوسری تخفیف کی گنجایش اس مذہبی محکمہ میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے جسکا وجود نہ فقط فضول ہے بلکہ اس سے گورنمنٹ کی مذہبی بے رعایتی پر شرمناک دبا عاید ہوتا ہے خداوند عیسی مسیح کی تلقین سے نے کہ جسکی اقوال اور وجود کا خیال موجودہ انگریزی دنیا سے روز بروز اڑتا جاتا ہے لاکھوں روپئے سے مستقل اخراجات کو منظور رکھنا خلاف عقل ہی نہیں ہے بلکہ محض رائیگاں کرنے کے مساوی ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس بے سود محکمہ کے نابود کرنے کا موقع آج سے بہتر اور کوئی نہ ہوگا جن لوگوں کو دین عیسوی پر قایم رکھنے کی غرض سے یہہ محکمہ موضوع کیا گیا ہے فی زمانہ ان سے زیادہ فارغ البال اور دولتمند اور غنی اقتدار ہندوستان میں اور کون ہے پس جبکہ ایک غریب سے غریب دیسی اپنا فرض سمجھتا ہے کہ اپنے پروہت کی پرورش نہ کرے وچھناتے کہ تو کیا وجہ ہے کہ انگریزی پروہتوں کا پیٹ ہندو اور مسلمانوں کے خونی روپیہ سے پھولا یا اور بڑھایا جاوے فقط۔

ٹرکی

ٹرکی نے جنگ روس کے بعد ایسی عاقلانہ چپ سادھی ہے کہ اوسکی پالیسی کا عام افشا ہی نہیں ہوتا اور اس عرصہ میں اپنی گئی ہوئی طاقت کو بھی بہت کچھ درست کر لیا ہے۔ اور سلطان عبدالحمید خاں نے تمام یورپ پر یہہ بات ظاہر کر دی ہے کہ وہ بھی پرنس بسمارک ہی جیسے دماغ کے آدمی ہیں اور گو انگلستان سے عام طور پر انکا رابطہ اتحاد کا شہرہ اخبارات لندن وغیرہ میں بہت کچھ ہوتا ہے لیکن شاہنشاہ کی جانب سے ان کے لئے اعلیٰ درجہ کا مرجع توجہ آتا اور روس و جرمن سے جو دونوں تو ام بھائی ہیں روابط ملکداری کا بڑھانا اور انگلستان کے جواب میں ان تینوں کے جانب سے منشا تقریر و تحریر کے پہلو لیے ہونا جن سے علانیہ دوستی کے معنے پیدا ہوں اور ان کے نتائج سے انگلستان مستفید نہ ہو سکے اور دوسرے بادشاہوں کو بھی بدگمانی کا موقع ملے سلطان کی نسبت عجیب عجیب معنے رکھتا ہے جس کے کہنے سے نہ کہنا بہتر ہے فقط۔ ج۔ گ

روم نے طاقتہائے یورپ کو کہلا بھیجا کہ وہ کسیکا طرفدار نہیں ہوگا پرنس بسمارک چاہتا ہے کہ روس و انگلستان میں جنگ ہونا ہی بہتر ہے روم کے ایجنٹ جابجا تار پیدو خرید رہے ہیں جنگی سامان تیار ہو رہا ہے بنگلور قریب کل اضلاع میسور میں بارشیں ہوئیں خصوصاً بیلاری خاطر خواہ بارش ہوئی ہیضہ کی شکایت بہ نسبت ہفتہ گذشتہ